## دارالعلوم کے شب و روز

حافظ فضل غفور متعلم جامعہ حقانیہ

**تقریب ختم بخاری وجلسہ دستاربندی :-** انشاء اللہ ۱۹ ،نومبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ میں ختم بخاری شریف اور تقریب جلسہ دستار بندی حسب سابق منعقد ہوگی۔ دارالعلوم کیطرف سے اس سلسلہ میں نہ کوئی اشتہار چھپتا ہے اور نہ ہی کسی کو باقاعدہ دعوت دیجاتی ہے، لیکن اس کے باوجود یہ تقریب ایک مثالی اجتماع کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔ اس سال بھی تقریباً پانچ سو فضلاء کی دستاربندی ہوگی جس میں افغانستان کی تحریک طالبان کے زعماء شرکت فرمادیں گے۔ اس دفعہ تقریب دستاربندی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دو پوتوں حافظ سلمان الحق ابن حضرت مولانا حافظ انوارالحق نائب مہتمم دارالعلوم اور حافظ عرفان الحق ابن جناب الحاج اظہارالحق صاحب ناظم دارالعلوم کی دستاربندی ہوگی۔

**بین الاقوامی پریس کے نمائندوں اور دیگر غیر ملکی شخصیات کی دارالعلوم آمد :-**

دارالعلوم جو گذشتہ کئی ماہ سے بین الاقوامی پریس اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کی بھرپور توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ روزانہ بین الاقوامی میڈیا کی ٹیمیں حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سے انٹرویوز اور دارالعلوم کا تفصیلی جائزہ لینے کیلئے آرہے ہیں۔ اس سلسلہ میں سی این این کی ٹیم خصوصاً امریکہ سے یہاں آئی اور انہوں نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تفصیلی انٹرویو ریکارڈ کیا۔ اس ٹیم نے دوسال قبل افغانستان میں عالم اسلام کے ھیرو اسامہ بن لادن کا تفصیلی انٹرویو بھی مغرب اور امریکہ نے پہلی مرتبہ پیش کیا تھا۔ اب کے بار انہوں نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا انتخاب کیا۔ عنقریب ہی یہ انٹرویو سی این این اور انٹرنیٹ پر نشرکیا جائے گا۔ اسیطرح بی بی سی کے نمائندہ نے بھی انٹرویو لیا۔ اس کے علاوہ جاپانی اخبارات، اسٹریلین اخبارات، ٹی وی کی ٹیمیں، اٹلی، امارات کے اخبار "الخلیج" اور یورپ کے مسلم ٹیلی ویژن کے نمائندوں نے بھی دارالعلوم کا دورہ کیا۔

**دارالعلوم کے فتویٰ کا ملکی اور بین الاقوامی پریس میں چرچا :-** سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے نازک اور حساس موضوع پر دارالعلوم حقانیہ نے جرات رندانہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے خالص مذہبی اور دینی نقطہ نگاہ سے جو فتویٰ جاری کیا تھا۔ الحمدللہ اس کو ملک وبیرون ملک انتہائی پذیرائی حاصل ہوئی اور ملک کے تمام اکثر بڑے اخبارات اور دینی رسائل و جرائد نے یہ فتویٰ مکمل متن کے ساتھ شائع کیا ہم ان تمام مدیران کرام کے اس کار خیر میں بھرپور تعاون فرمانے پر شکر گزار ہیں۔ اس کے علاوہ بی بی سی نے اپنی اردو اور پشتو نشریات میں اس کو کافی اہمیت دی۔ نیز ریڈیو انڈیا نے بھی اس خبر کو اہمیت کے ساتھ نشرکیا ہے۔